س۔ مشترکہ خاندانی نظام (جنریشن گیپ) کے بارے میں لوگوں کا کیا رجحان ہے

س۔ خاندان کی کامیابی کا راز کیا ہے

س۔ بڑھوں کو نوجوانوں ی زندگی میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ اپنی رائے کا اظہار کیجئے۔

س۔ نوجوان نسل اپنے بزرگوں سے کچھ بھی نہیں سیکھتی۔ اپنی رائے کا تفصیل سے اظہار کیجئے۔

س۔ نوجوانوں کو ہمیشہ اپنے بڑوں کی عزت کرنی چاہیے۔ بحث کیجئے۔

س۔ دورِ حاضر نوجوانوں کا دور ہے۔ بحث کیجئے۔

س۔ نوجوان نسل کو اپنے بزرگوں کی ہر بات پر عمل کرنا چاہیے۔

س۔ کیا تمام سائنسی ایجادات انسان کے لیے فائدہ مند ہیں؟

س۔ انسان جسم کی مصنوعی اعضاء فطرت کے خلاف ہے۔ بحث کیجئے۔

س۔ نئی ٹیکنالوجی نے انسان کو سست بنا دیا ہے۔

س۔ بیماریوں کے علاج میں جدید ٹیکنالوجی کا کردار۔

س۔ تعلیم پر انٹرنیٹ کے کیا اثرات ہیں؟

س۔ موجودہ دور کی سب سے مؤثر ایجاد کیا ہے۔

س۔ موبائل فون کے فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں، آپ کا کیا خیال ہے؟

سائنسی ایجادات

موجودہ زمانہ سائنس کا دور ہے اور زندگی میں ماشین کو بڑا دخل حاصل ہے۔ سائنس کی ایجادات نے زندگی کو آرام دہ اور سہل بنا دیا ہے۔ تہذیب نے دن دگنی اور ات چوگنی ترقی ی ہے۔ بین الاقوامی رابطہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اس میل جول سے ایک نئ دنیا وجود میں آئے گی اور بنی نوع انسان ایک ہی حکومت کے تحت بھائی بھائی بن کر رہیں گے۔ انجمن اقوام متحدہ کے ساتھ انسانی کی امیدیں وابستہ ہیں۔

سائنس نے زندگی کے ہر شعبے میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر آمند ورفت اور بار برباد ی کے وسائل کو لیجئے۔ بھاپ کے انجن کی ایجاد سے ریلوے گاری وجود میں آئی اور دخانی جہاز سمندر کی سطح پر چلنے لگے۔ اس سے زمینی اور سمندری سفر آسان، تیز اور بے خطر ہو گیا۔ قدیم زمانے میں ایک ہزار میل کی مسافت طے کرنے میں مہینے صرف ہو جاتے تھے۔ آج یہ گاڑی سے تین چار دن کا سفر ہے اور ہوائی جہاز سے صرف 3 گھنٹے کا۔

اس کے علاوہ پرانے زمانے میں سفر کرنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ ہوائی جاہزنے تو اور بھی غضب ڈھایا ہے یہ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں کے اوپر سے گزر جاتا ہے۔ کوئی مشکل اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اب اپ صبح کا کھانا ہندوستان یا پاکستان میں کھا کر ہوائی جہاز پر سوا ہو جائیں تو رات کا کھانا امریکہ میں کھا اکستے ہیں۔ آپ دنیا میں کسی نعمت کا نام لیں تو وہ تازہ بتازہ آپ کے گھر بیٹھے مل جائے گا۔ ہزاروں میلوں سے ایک ملک کی چیزیں دورے ملک میں پہنچ رہی ہیں۔ اب ہر ملک میں ریل گاڑیوں، بسوں، گاڑیوں، کاروں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

جابجا سڑکوں اور ریلوے کا جال بچھا ہوا ہے۔ ایک اور حیرت انگیز ایجاد ٹیلیفون ہے۔ اس پر آپ کسی دوست یا رشتہ دار سے باتیں کر سکتے ہیں جو ہزاروں میل دور رہتا ہے۔ ریڈیو ایک اور قابل ذکر ایجاد ہے۔ اس کے فیض سے آپ دنیا کے گوشے گوشے سے لوگوں کی تقریریں یا گانے وغیرہ سن سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن اس کو بھی مات کر گئی ہے۔ اس کے طفیل گھر بیٹھے اور دور دراز کی تقریریں اور گانے وغیرہ سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ در حقیقت آج کی دنیا میں فاصلہ مٹ گیا ہے۔ یا یوں کہیے کہ دنیا سمٹ گئی ہے اور اس کا کوئی گوشہ انسانی رسائی سے باہر نہیں رہا۔

سائنس نے بیماریوں کے قلع قمع کرتے اور لوگوں کے دکھ دور کرنے میں بڑا کام کیا ہے۔ ہیضہ اپنیگ، موسمی بہار، چیچک وغیرہ جب وبا بن کر پھیرتے تھے تو ہزاروں لاکھوں انسان لقمہ اجل بن جاتے تھے۔ آج سائنس کی برکت سے یہ وبائیں کافور ہو گئیں ہیں اور اگر رونما بھی ہوتی ہیں تو فوراً ان پر قابو پالیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اموات انسانی کی شرح کم ہو گئی ہے۔ اور انسان کی اوسط عمر بڑھ گئی ہے۔

اب ایک اور عقل کو دنگ کرنے والی ایجاد ہوتی ہے۔ وہ ہے خلائی جہاز اور راکٹ۔ خلائی جہاز میں بیٹھ کر امریکہ کے خلاباز چاند کی بھی سیر کر آئے ہیں جو یہاں سے ڈھائی لاکھ میل دور ہے۔ تاریخ عالم میں انسان نے پہلی بار چان کی سرزمین پر قدم رکھا ہے۔ ان ایجادوں کی کوئی انتہا نہیں ایک سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سائنس نے دنیا بھر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اور دن بدن اس میدان میں ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ ان کے مابین نسل کا فاصلہ موجود ہے۔

نسل کے فرق کا نظریہ سال 1960ء میں پیش کیا گیا تھا۔ اس وقت کے ارد گرد یہ دیکھا گیا ہے کہ نوجوان نسل نے ان کے والدین کی ہر بات کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور ان کے خلاف ہے۔ اس میں

ان کے مذہبی عقائد، سیاسی نظریات، اخلاقی اقدار، تعلقات کے مشورے اور مفاہیم جیسے نامور ماہر معاشیات نے نسلوں کے فرق کو دیکھا اور کس طرح نسلوں نے مختلف حالات میں خود کو ایک دوسرے سے جدا کیا۔

ہندوستان میں متعدد India نسلوں کے فرق نے معاشرے میں خصوصاً تبدیلیاں پیدا کیں جہاں مشترکہ خاندانی نظام عمروں سے چل رہا تھا۔ جوہری خاندانوں کا تصور ہندوستان میں دیر سے متعارف کرایا گیاہے اور یہ نسل کے فاصلے کا بھی نتیجہ ہے۔ لوگ اج کل راز داری کے خواہاں ہیں اور اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزارنا چاہتے ہیں اور مشترکہ خاندانی نظام اس میں رکاوٹ ہے۔ بہت سارے لوگ اس طرح جوہری خاندانوں کے لئے جارہے ہیں۔ اسی طرح معاشرے میں مختلف سطحوں پر ہونے والی بہت ساری تبدیلیں نسل کے وقفے کا نتیجہ ہیں۔

بڑی عمر کی نسل سے تعلق رکھن ے والی خواتین زیادہ تر گھر تک ہی محدود تھیں۔ وہ صرف کسی ایسے شخص کے طورپ ر دیکھے جاتے تھے جو گھر کی دیکھ بھال کرے، باہر جاکر کام کرنا گھر کے مردوں کی بات تھی۔ تاہم، خواتین کے بارے میں معاشرے کا رویہ کئی نسلوں کے دوران بدلا ہے۔ آج، خواتین کو اپنی پسند کے کسی بھی شعبے میں داخل ہونے اور مردوں کی طرح کام کرنے کی اجازت ہے۔

ایک نسل سے تعلق رکھنے والے افراد دوسرے نسل سے بہت مختلف ہیں جو فطری ہے۔ تاہم، مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب مختلف نسلوں کے لوگ دوسرے پر اپنے نظریات اور عقائد کو مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ دوسروں کے خیالات کی مکمل مذمت کرتے ہیں۔

یہ دیکھا جاتا ہے کہ پرانی نسل ہمیشہ بہتر جج اور بہتر فیصلہ ساز ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور نوجوان نسل اکثر مجرم کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ یہ سمجھنے کا وقت آگیا ہے کہ وہ جو بھی کرتے ہیں۔ اس میں نہ تو بالکل غلط ہے یا نہ ہی بالکل صحیح ہے۔ درحقیقت، اس معاملے میں صحیح اور غلط کی تعریف مختلف نسلوں کے لئے مختلف ہے۔ یہاں قبولیت اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

بڑی عمر کے لوگوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ان کے بچے مختلف دور میں پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا ان کی ذہنیت ان سے مختلف ہے، والدین اور دادا دادی کو اس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ان کے بچوں کے ساتھ وہ سلوک کیوں کر رہا ہے جس کے ساتھ وہ سلوک کر رہے ہیں اور کیوں کہ بعد میں ان کے قواعد اور نظریات کو الکھ بدر کر کے مسلط کرنے کی بجائے ان سے مختلف رائے کیوں رکھتے ہیں۔

اپنے بچوں کے must والدین کو ان کی نفسیات کو سمجھنے کے ساتھ دوستی کرنا چاہیئے۔ دوسری طرف، بچوں کو اپنے والدین کا احترام کرنا چاہیے۔ انہیں اپنے والدین پر بھروسہ کرنا چاہیے اور انopen کے ساتھ اپنے خیالات سئیر کرنا چاہئے۔ بچوں کو رائے کے کھلے ہونے کا سمجھنا چاہئے اور یہ سمجھنا چاہئے کہ والدین کی طرف سے آنے والا مشورہ غلط نہیں ہے۔ اس سے انہیں زندگی میں ترقی کرنے میں ہی مدد ملے گی۔

ضرورت ایجاد کی ماں ہے اور ضرورت پوری کرنے کے لیے انسان نے بے شمار مشینیں بنائی ہیں۔ البتہ جو سب سے زیادہ تبدیلی لے کر آئی ہے وہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہے۔ سائنس کے ذریعے ایسی ایجادات اور آلات آئی ہیں کہ اگر پندرھویں صدی کا انسان زندہ ہو جائے تو اس دنیا کو پہچان نہیں سکے گا۔ وہ انسان بیل گاڑیاں چلاتا تھا اور ہوائی جہاز پر سفر کرتا تھا۔ وہ روغن کے دیئے سے روشنی جلاتا تھا اور آج بڑی قمقموں سے دنیا روشن ہے۔ اندرون ملک میں سفر کرتے کئی دن لگ جاتے اور آج دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک سفر کرنے کے لیے چند گھنٹے لگتے ہیں۔

دنیا کی معلومات اور خبریں ایک سیکنڈ میں جانی جاسکتی ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے انسان گھر بیٹھے کوئی بھی کورس سیکھ سکتا ہے۔ کئی کاروبار اور تجارت ٹیکنالوجی کے ذریعے ہوتی ہے۔ اور سائنس دان دوڑ دھوپ کر رہے ہیں تا کہ ہماری زندگی اور آسان بن سکے۔ سائنسی ترقی سے ان بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔ جن کا علاج ناممکن سمجھا جاتا تھا۔

کیموتھرپی، الٹرا ساؤنڈ اور دیگر علاج معالجے بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے ایجاد ہوئیں ہیں اور یہ لاکھے جانیں ایجادات ہیں۔ حفاظتی تدبیروں سے جرائم میں کمی آئی ہے اور دہشت گردی کو روکا جاسکتا ہے۔ ٹیکنالوجی سے انسان چاند تک پہنچ گیا ہے جو پرانے لوگ صرف سوچ سکتے تھے۔ اب حقیقت بن رہی ہیں اور دوسرے سیاروں پر جانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ انسان اپنی زندگی کو آسان سے آسان بنا رہا ہے۔ ٹیکنالوجی سے ہم لطف اندوز بھی ہوتے ہیں اسے تفریح کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اپنے والدین، رشتہ دار اور دوسروں سے انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے کہیں بھی اور کبھی بھی بات کر سکتے ہیں۔ تعلیم نے بھی ٹیکنالوجی سے کافی مدد حاصل کی ہے۔ جس میں لوگوں کے پاس اعلیٰ تعلیم حاصل

کرنے کی سہولت نہیں ہوتی وہ آن لائن تعلیم حاصل کرسکتے ہیں بالکل مفت۔ موبائل فون نے دنیا میں کھلبلی مچادی اور مستقبل میں بھی ایجادات ہوں گی جو تہلکہ مچادیں گی۔

اس کے فائدے اور نقصانات دونوں ہیں۔ یہ انسان پر ہے کہ وہ کس طرح ان کو استعمال کرے۔ وہ زندگی کو بہتر بنا سکتا ہے یا اپنی یا کسی دوسرے کی زندگی برباد کرسکتا ہے۔

عروج آدم خاکی سے غم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہہ کامل نہ ہوجائے